فون نمبر ۵۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۶ وفا ۱۳۴۵ ہش ۲۶ ربیع الاول ۱۳۸۶ ھ ۱۶ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۶۳

اخبار احمدیہ

—٥ مری ۱۵ جولائی بوقت ۹ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح ۹ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

—٥ ربوہ ۱۵ جولائی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی چند روز کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے جا رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ "جماعت کے سب بھائی اور بہنیں عزیز مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث عزیزہ منصورہ بیگم عزیزہ محمودہ بیگم اور میرے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اپنے فضل سے صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ ہی اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے"

—٥ ربوہ ۱۵ جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے خط سے پتہ چلا ہے کہ ان کی منجھلی بچی عزیزہ امۃ الکریم کچھ عرصہ سے بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

—٥ ربوہ ۱۵ جولائی۔ محترم ملک صاحب خان نون صاحب عرصہ سے بہت بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ جولائی۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے البتہ کچھ گھبراہٹ ہے۔ رات پہلے وقت نیند نہیں آئی۔ صبح نیند آئی۔ عام صحت اچھی ہے۔ ان دنوں جو ٹیکے لگ رہے تھے۔ ان کی وجہ سے تکلیف تھی۔ اب ٹیکے بند کر دیئے گئے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گراں قدر وعدے

(قسط دہم)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے بھائیوں اور عزیزوں کی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک میں ایک لاکھ روپیہ کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اگرچہ سب عزیزوں سے مشورہ کا موقعہ نہیں مل سکا۔ تاہم اتنی رقم کا وعدہ لکھ لیا جائے۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے برادران کرام اور عزیزوں کے مشورہ کے بعد ہر ایک کے حصہ کی رقم کا وعدہ شائع کیا جاتا ہے۔ حضور کا اس وعدہ کے علاوہ دس ہزار روپے کا مزید وعدہ بھی تھا جس میں سے پانچ ہزار روپے فضل عمر فاؤنڈیشن کو وصول ہو چکے ہیں۔ اور اس مشترکہ وعدہ میں سب کی طرف سے پندرہ ہزار روپیہ کی پہلی قسط بھی وصول ہو چکی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا۔

نمبر شمار	نام	رقم وعدہ	نمبر شمار	نام	رقم وعدہ
۱	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ	روپے ۵۰۰۰ـــ۰۰	۱	محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ	۲۵۰۰ـــ۰۰ روپے
۲	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ	۶۲۵۰ـــ۰۰	۲	" " امۃ العزیز بیگم صاحبہ	۲۵۰۰ـــ۰۰
۳	حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ	۶۲۵۰ـــ۰۰	۳	" " امۃ القیوم بیگم صاحبہ	۲۵۰۰ـــ۰۰
۴	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	۵۰۰۰ـــ۰۰	۴	" " امۃ الحکیم بیگم صاحبہ	۲۵۰۰ـــ۰۰
۵	" " " منور احمد صاحب	۵۰۰۰ـــ۰۰	۵	" " امۃ الرشید بیگم صاحبہ	۲۵۰۰ـــ۰۰
۶	" " " رفیع احمد صاحب	۵۰۰۰ـــ۰۰	۶	" " امۃ الباسط بیگم صاحبہ	۲۵۰۰ـــ۰۰
۷	" " " طاہر احمد صاحب	۵۰۰۰ـــ۰۰	۷	" " امۃ النصیر بیگم صاحبہ	۲۵۰۰ـــ۰۰
۸	" " " حفیظ احمد صاحب	۵۰۰۰ـــ۰۰	۸	" " امۃ المتین بیگم صاحبہ	۲۵۰۰ـــ۰۰
۹	" " " انور احمد صاحب	۵۰۰۰ـــ۰۰	۹	" " امۃ الجمیل بیگم صاحبہ	۲۵۰۰ـــ۰۰
۱۰	" " " وسیم احمد صاحب	۵۰۰۰ـــ۰۰			
۱۱	" " " نعیم احمد صاحب	۵۰۰۰ـــ۰۰			
۱۲	" " " اظہر احمد صاحب	۵۰۰۰ـــ۰۰			
۱۳	" " " رفیق احمد صاحب	۵۰۰۰ـــ۰۰			
۱۴	" " " خلیل احمد صاحب	۵۰۰۰ـــ۰۰			
۱۵	" " " حنیف احمد صاحب	۵۰۰۰ـــ۰۰			

میزان کل = ایک لاکھ روپیہ

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ جولائی ۶۶ء

جماعت احمدیہ کا مقصد حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ و طہارت کو قائم کرنا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے۔ اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اسے دوبارہ قائم کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۷-۲۷۸)

آپ نے یہ باتیں اپنی ایک عظیم الشان تقریر میں فرمائیں۔ جو آپ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء کو سالانہ جلسہ میں کی تھی۔ یہ تقریر دینی لحاظ سے ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔ چاہیئے کہ اس تقریر کو نقل کر کے ہر احمدی اپنا حرز جان بنائے اور اس میں جو نصائح ہیں ان پر عمل کرے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا الفاظ کا یہی مطلب ہے۔ آپ نے جو جماعت الٰہی حکم سے کھڑی کی ہے۔ تو اس کی غرض یہی ہے کہ آج جب زمانہ خدا تعالیٰ کے طریق کو ترک کر چکا ہے اور لوگ مادہ پرستی کی طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں جو یقیناً دنیا کو تباہی کی طرف لے جا رہا ہے ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ دکھایا ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کر کے جماعت احمدیہ کو اسی لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ وہ طہارت اور تقوےٰ کو از سر نو دنیا میں قائم کرے۔ تاکہ دنیا اس تباہی سے بچ جائے جس کو انسان نے خود غرور نفس اور عقلمندی سے تیار کیا ہے۔ یہ تباہی آج سب کو صاف صاف نظر آ رہی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا زیادہ سے زیادہ ہلاکت کے سامان تیار کر رہی ہے۔ عقلمند سائنسدانوں نے قدرت کی کچھ طاقتوں کو اپنے قابو میں کر کے ان سے ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے ہتھیار بنا لئے ہیں۔

دنیا اپنے آپ سے اسی وقت بچ سکتی ہے۔ جب وہ حقیقی معرفت اور حقیقی تقوےٰ و طہارت کا سرمایہ بہم پہنچائے۔ جب تک انسان کے پاس یہ سرمایہ نہیں ہے وہ نہ تو اخلاقی اقدار کو قائم رکھ سکتا ہے۔ اور نہ دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"عام طور پر تکبر دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ علماء اپنے علم کی شیخی اور تکبر میں گرفتار ہیں۔ فقراء کو دیکھو تو ان کی بھی حالت اور ہی قسم کی ہو رہی ہے۔ ان کو اصلاح نفس سے کوئی کام ہی نہیں۔ ان کی غرض و غایت صرف جسم تک محدود ہے۔ اس لئے ان کے مجاہدے اور ریاضتیں بھی کچھ اور ہی قسم کی ہیں جیسے ذکر ارّہ وغیرہ۔ جن کا چشمہ نبوت سے پتہ نہیں چلتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ دل کو پاک کرنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں۔ صرف جسم ہی جسم باقی رہا ہوا ہے جس میں روحانیت کا کوئی نام و نشان نہیں۔ یہ مجاہدے دل کو پاک نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حقیقی نور معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ اب بالکل خالی ہے۔ نبوی طریق جیسا کہ کرنے کا تھا وہ بالکل ترک کر دیا گیا ہے۔ اور اس کو بھلا دیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ عہد نبوت پھر آ جاوے اور تقوےٰ و طہارت پھر قائم ہو۔ اور اس کو اس نے اس جماعت کے ذریعہ چاہا ہے۔

پس فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو۔ اسی طرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصلاح کا طریق بتایا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۸)

الغرض اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اسی مقصد کے لئے کھڑا کیا ہے کہ وہ تقویٰ اور طہارت کو از سر نو دنیا میں قائم کرے۔ اور ان تمام طریقوں سے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے۔ جو بعض اہل علم حضرات اور بعض صوفیاء نے الٰہی ہدایت سے اعراض کرتے ہوئے اختیار کر لئے ہوئے ہیں اور محض نمائش کے لئے لمبے لمبے وظائف اور عجیب و غریب ملبوسات ایجاد کر لئے ہوئے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات محض اجمالی طور پر نہیں کہی بلکہ اس عظیم تقریر میں آپ نے اس کی وضاحت بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں۔ جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ اور دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر۔ خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۸)

پھر حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے۔ کسی میں قوت غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرض جب تک انسان کی اخلاقی حالت درست نہ ہو۔ وہ کامل الایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے۔ اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے۔ اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہیئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۹)

اس سے واضح ہے کہ کیا کردار ہے جو جماعت احمدیہ نے اختیار کرنا ہے اور دنیا کے سامنے اس کا نمونہ پیش کرنا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ یہ کام کوئی آسان نہیں ہے۔ لیکن جو لوگ سچا ایمان اور محکم یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لئے تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے راستے کھول دیتا ہے۔ اگر ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی کریں گے تو انشاء اللہ ہم اس کام میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ تاہم جماعت کے ہر فرد کو سوچنا ہے کہ کیا وہ اس کام کی سر انجام دہی کے لئے کماحقہ تیاری کر رہا ہے۔ اگر ہم نے ذرا بھی سستی رفتاری سے کام لیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے آپ کی پیروی نہیں کی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس مقصد کو سمجھیں۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو بنانا چاہا ہے اور وہ مقصد یہی ہے کہ

وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقوےٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اسے دوبارہ قائم کرے۔

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے۔ اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس کے لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

مینیجر الفضل ربوہ

تاسیس فضل عمرؓ

ایسی عظیم قربانی پیش کریں کہ آپ کے عشق و وفا کی داستان ہمیشہ زندہ رہے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ ناظم وقفِ جدید)

اسلام کی سربلندی اور عالمگیر فتح کی جو بے قرار تمنا حضرت فضلِ عمرؓ کے دل میں موجزن تھی اس نے مشرق و مغرب کے کتنے ہی دوسرے سینوں کو بھی متموج کر دیا اور کتنے ہی دوسرے دل بھی خدمتِ دینِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے امڈتے ہوئے جذبات سے بھر گئے۔

کتنے ہی منجمد سینے اُس کے عزم کی گرمی سے پگھلے اور اُن میں نیک عزائم کا ایک تلاطم برپا ہو گیا۔ اُس کے مسیحا نفس نے دنیا کے سرد خانوں میں پڑے ہوئے ہزاروں مردوں کو جلا بخشی اور وہ مادہ پرستی کی قبروں سے نکل کر باہر آئے۔

ساقیٔ کوثرؐ کے اس مستِ مئے عشق غلام نے لاکھوں پیاسوں کو قرآنی علوم کے زندگی بخش جام پلائے اور اسی آبِ بقا کو لے کر وہ دوسری مردہ روحوں کو سیراب کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ کوئی سفید فام مردوں کی طرف چل پڑا اور انہیں حیاتِ نَو کی خوشخبری دی تو کسی نے سیاہ فام نعشوں کے چہروں پر ابدی زندگی کے چھینٹے ڈالے۔

اے فضلِ عمر کے روحانی فیوض سے فیض پانے والے محبان کے گروہ کہ جو نصف صدی تک اُن کے ہاتھوں علومِ قرآن کا آبِ حیات پیتے رہے اور آخری دم تک اُن کے حلقۂ بیعت میں داخل تھے۔ لاریب وہ ظاہری دل تو ٹھنڈا ہو گیا جو کبھی غلبۂ اسلام کے لئے آتش زیر پا ولولوں کا مسکن تھا۔ وہ دل تو ٹھنڈا ہو گیا لیکن کیا تمہارے قلوب میں آج بھی اُس کی یاد اُسی طرح شعلہ بداماں نہیں؟ کیا آج بھی تم اپنے فعال ارادوں کی تپش کو اُس ایک دل کی گرمیٔ رفتار کا مرہون نہیں پاتے؟ وہی دل جو زندگی بھر سینکڑوں ہزاروں بار ہزارہا سینوں میں اپنی ہی سی لَو لگاتا رہا جس نے دل بدل، سینہ بسینہ خدمتِ دین کے فروزاں جذبات کی لافانی شمعیں روشن کر دیں۔

بے شک وہ سینہ بظاہر دفن ہو گیا جو مہبطِ انوارِ الٰہی تھا اور بظاہر وہ ذہن ہمیشہ کی نیند سو گیا جو افکارِ دینیہ کا زرخیز منبع تھا بظاہر مُند گئیں وہ آنکھیں جو کبھی صحیفۂ خداوندی کی ورق گردانی کرتے ہوئے آیت آیت معارفِ قرآن کا رس چوسا کرتی تھیں۔ اور بظاہر بند ہو گئے وہ ہونٹ جن سے علم و عرفان کے سرمست و سرشار سوتے صبح و مسا پھوٹا کرتے تھے۔ تاہم کسے انکار ہے کہ آج بھی وہ نُور کرن کرن اُس کے حلقۂ عشاق کے سینوں میں محفوظ ہے۔

آج بھی سینکڑوں ہزاروں ذہن اُسی کے افکار کا پَرتو لئے ہوئے تدابیرِ دینیہ میں ہمہ تن مشغول ہیں اور آج بھی اس کی تربیت یافتہ آنکھیں شہد کی مکھیوں کی سی جُستجو اور لگن لئے ہوئے گلشنِ قرآن کے بوٹے بوٹے کلی کلی پتّے پتّے سے عشق کرتی ہیں۔ ہزاروں لب ایسے ہیں کہ جنہوں نے اُن دو ہونٹوں سے کُھلنا اور بند ہونا سیکھا اور آج تک اُسی کے پُرسحر خطاب کی یاد لئے ہوئے اُسی خطاب کے زیر و بم سے اپنے کلام کو ہم آہنگ کرنے میں کوشاں ہیں۔

پس ایک فضلِ عمر تو گزر گیا لیکن ایک فضلِ عمر آج بھی زندہ ہے۔ وہ زندہ ہے اپنے متبعین اور محبّان کی دلی آرزوؤں اور تمنّاؤں میں۔ وہ اُن کے افکار۔ اُن کے افعال۔ اُن کے دل کی دھڑکنوں۔ اُن کے سانسوں میں زندہ ہے۔ وہ زندہ ہے اُس خدمتِ اسلام میں جو وہ کرتے ہیں اور تا دمِ واپس کرتے رہیں گے اور اُس عشقِ رسولِ عربیؐ میں زندہ ہے جو اُن کی رگ رگ کے ذرّے ذرّے میں سرایت کر چکا ہے اور کبھی جُدا نہ ہو گا۔

تاسیس فضلِ عمر (فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک) آپ کی اسی روحانی زندگی کو نیا خون اور نئی توانائی دینے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ پس اے محبّان کے گروہ جو احمدیت کے ایک ایک نقش میں اُس محبوب چہرے کے روحانی نقوش کو دیکھتے اور جانتے اور پہچانتے ہو آگے بڑھو اور ایک یادگار قربانی کے ساتھ اپنے جُدا ہوتے ہوئے امام کو الوداع کہو۔ آگے بڑھو تاکہ اس مُحسن امام سے ہماری محبت کی یہ عجیب داستان ہمیشہ زندہ رہے!

کیسے عجیب تھے وہ دن اور ان کی لذّت کیسی بے مثل اور غیر فانی تھی۔ جب ہم محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے اِس عاشق غلام کے جلو میں خدمتِ دینِ محمدؐ کے لئے نکلا کرتے تھے۔ جب دینِ اسلام کی خاطر ہم اس کی ہر آواز پر اپنی جانیں اور اپنے اموال اور اپنی اولادیں اور صبح و شام کے آرام نچھاور کیا کرتے تھے۔ وہ دن جب ہم نے اپنے گھروں کی آسائش کو خیرباد کہا اور اپنے آقا محمد عربی کا قرآن لئے ہوئے زمین کے کناروں کی طرف نکل کھڑے ہوئے۔ وہ دن جب ہم نے اس کی سُریلی آواز سُن کر مغرب کے کلیساؤں میں بلند بانگ اذانیں دینے کے عزم باندھے۔ وہ دن جب یورپ کے مشرک ویرانوں میں مسجدیں بنانے کے لئے اس نے ہمیں اپنی طرف بُلایا تو ہم نے اپنے بچّوں کی معصوم امنگوں پر چھُریاں پھیر دیں۔ بہتیرے خوش قسمت ایسے تھے جو عمر بھر کی پونجیاں لے کر حاضر ہو گئے اور کتنی ہی نیک بیبیوں نے اپنے زیور بیچ ڈالے اور اطلس و کمخواب سے بے نیاز ہو گئیں۔ وہ دن جب اسلام کی رگوں میں خون دوڑانے کے لئے وہ ہم سے جان مانگتا تھا تو ہم جانیں لئے ہوئے اس کی طرف دوڑتے تھے اور مال مانگتا تھا تو اپنے گھروں کی کنجیاں پیش کر دیتے تھے۔ پھر سعادت اسی میں جانتے تھے کہ جانیں بھی قبول کی جائیں اور اموال بھی۔

پس اے اسیرانِ عشقِ محمدؐ
جو ایک ہی زمان و مکان
کی حدود میں یکجا کئے گئے
تمہارا امام ایسا نہ تھا کہ
اس کے عالیشان کارناموں
کو مٹنے دیا جائے تم ایسے
نہیں کہ تمہارے نیک کاموں
پر فنا کو وارد ہونے کی
اجازت ملے۔ نہیں نہیں!
بلکہ وہ وقت وہ دن وہ
زمانہ اُن ایّام کی نیک
یادوں کا ایک ایک پہلو
اس قابل ہے کہ اُسے
ابدالآباد کی زندگی عطا
ہو۔

پس آگے بڑھو اور فضلِ عمرؓ کی یاد میں اُس کے اِس احسانِ عظیم پر اظہارِ تشکر کے رنگ میں کہ اس نے ہمیں شب و روز دینِ محمدؐ کے لئے قربانیوں پر آمادہ کیا۔ ایک اور عظیم قربانی اسلام کے احیائے نَو کی خاطر پیش کرو تا ایسا ہو کہ تم گزر بھی جاؤ تو تمہارے عشق و وفا اور جذبۂ تشکر کی داستانیں ہمیشہ زندہ رہیں۔ تا ایسا ہو کہ تم گزر بھی جاؤ تو تمہارے وہ سب نیک اعمال زندہ رہیں جو تم عمر بھر غلبۂ اسلام کی خاطر بجالاتے رہے ہو۔ تا ایسا ہو کہ تم گزر بھی جاؤ تو تمہاری طرف سے جاری رہنے والے نیک کاموں کے ثواب فضلِ عمرؓ کی روح کو ہمیشہ ہمیش پہنچتے رہیں اور تمہاری روحوں پر بھی خدا تعالےٰ کے فضلوں اور انعاموں کی بے حساب بارش ہو کہ وہ اپنے مخلص بندوں کی نیکیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور اس کی رحمت کے خزانے بے حد و بے حساب ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدیہ خواتین

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ہفتہ زیرِ رپورٹ یعنی یکم جولائی تا آٹھ جولائی میں وعدہ جات پانچ ہزار چھ سَو اڑتیس روپے ہوئے ہیں اور کل وصولی سولہ سَو روپے ہوئی ہے۔ گویا آٹھ جولائی تک کُل وعدہ جات کی تعداد تین لاکھ ستائیس ہزار پانچ روپے پہنچ چکی ہے اور کل وصولی دو لاکھ ستّر ہزار سات سَو اڑتالیس روپے۔ ہفتہ زیرِ رپورٹ کے وعدہ جات کا اکثر حصّہ بیرونی مشنز کی طرف سے ہے۔ لجنہ نیروبی کے وعدہ جات -/۲٫۳۹۲ روپے اور لجنہ لندن کے -/۲٫۲۹۲ کے۔ گویا پاکستان کی مستورات کی طرف سے ہفتہ زیرِ رپورٹ میں کُل نو سَو چوّن روپے کے وعدہ جات وصول ہوئے ہیں۔ دو ہفتہ سے وعدہ جات میں بھی اور وصولی میں بھی کمی آگئی ہے۔ مومن کے کام کی رفتار میں کمی آنا مومنانہ شان کے خلاف ہے۔ اب جبکہ مسجد کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ بنیادیں بھری جا چکی ہیں۔ مسجد کی تعمیر کا کام سُرعت کے ساتھ جاری ہے۔ یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ ہم نے کتنا وعدہ کیا یا کتنی رقم ادا کی؟ اَب تو جتنا بھی خرچ مسجد کی تعمیر پر آئے گا وہ ہم نے ادا کرنا ہے اور جلدی ادا کرنا ہے۔

کیا آپ کا مصلح موعودؓ سے محبّت کا دعوٰے ختم ہو گیا؟ یہ مسجد حضورؓ کی یادگار میں ہی تو آپ نے بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ پس اگر آپ چاہتی ہیں کہ یورپ میں یہ تیسری مسجد جلد از جلد صرف احمدی عورتوں کے چندوں سے تعمیر ہو جو ہمیشہ کے لئے دنیا کو آپ کی قربانیوں کی یاد دلاتی رہے۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ اس دنیا میں خدا کے گھر بنوا کر آپ جنّت میں اپنے لئے گھر تعمیر کروائیں۔ اگر آپ ڈنمارک کی مسجد تعمیر کروا کے حضرت مصلح موعودؓ سے اپنی محبت کا عملی ثبوت دینا چاہتی ہیں۔ اگر آپ اللہ تعالےٰ کے حضور کئے ہوئے وعدہ سے سُرخرو ہونا چاہتی ہیں تو آیئے جلد از جلد اپنے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کریں۔ جس نے اب تک حصّہ نہیں لیا وہ اب حصّہ لے کر اس سعادت میں شامل ہو۔ جس نے اس وقت مجبوری سے کم وعدہ لکھوایا تھا وہ اب وعدہ بڑھا کر زیادہ رقم دیں۔ تا کہ مسجد کی تعمیر میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ رہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایک قربانی کا موقعہ عطا فرمایا ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی کوشش کریں۔

جن جگہوں میں لجنات قائم نہیں وہاں کی احمدی مستورات براہِ راست یا اپنی جماعتوں کے ذریعہ مسجد کے لئے چندہ بھجوا سکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے بیش از پیش قربانیاں کر سکیں۔ آمین اللّٰھمّ آمین۔ ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم۔

خاکسارہ

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مسجد تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج کی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں نظارت بیت المال نے اپنی چِٹھی نمبری ۲۰ مؤرخہ ۳ جولائی ۱۹۶۶ء میں جماعت ہائے احمدیہ سے مبلغ تیس ہزار (-/۳۰۰۰۰ روپے) کی فراہمی کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ اس سلسلہ میں کالج کے اساتذہ مختلف وفود کی صورت میں احباب جماعت کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ امید ہے کہ تمام دوست اس نیک مقصد کی تکمیل کے لئے تعاون کا ہاتھ بڑھاتے ہوئے فراخ دلی کے ساتھ عطیہ جات عنایت فرما دیں گے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کا سرقہ

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مشہور کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام کے عربی حصّے کے آخر میں ایک قصیدہ بزبان عربی تحریر فرمایا ہے جس کا آغاز یا عین فیض اللہ والعرفان سے ہوتا ہے۔ اس قصیدہ کے متعلق حضورؑ خود تحریر فرماتے ہیں:۔

هذه القصيدة انيقة رشيقة مملوة من اللطائف الادبية والفرائد العربية فى مدح سيدى وسيد الثقلين خاتم النبيين محمد الذى وصفه الله فى الكتاب المبين۔

یعنی یہ ایک عمدہ اور لطیف قصیدہ ہے جو ادبی لطائف اور عربی زبان کے نفیس جواہر ریزوں سے پُر ہے اور میرے آقا اور سردارِ دو جہان حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھا گیا ہے جن کی تعریف اللہ تعالیٰ نے کتاب مبین میں بیان فرمائی ہے۔

یہ قصیدہ اسلوب علمی۔ ادبی اور خطابی پر مشتمل ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کے محیر العقول کارناموں کو سحرانگیز اسلوب میں بیان فرمایا گیا ہے۔ تاریخی موازنہ کرتے ہوئے زمانہ جاہلیت اور زمانہ نبوی کے مابین فرق اور امتیاز کو احسن پیرائے میں بیان کیا ہے۔ عربوں کے اخلاق کی بھیانک صورت کو پیش کر کے ان کی یکایک تبدیلی اور ان کے باخلاق ہو جانے کو پیش کیا ہے۔ ادبی لحاظ سے یہ قصیدہ نہایت ہی اعلےٰ تشبیہات سے پُر ہے اور اس میں ایسی قدرتی جاذبیت ہے کہ خود بخود اسے حفظ کرنے کو جی چاہتا ہے۔

حضور علیہ السلام خود اس قصیدہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"بل کلما قلت فهو من ربّى الذى هو قرينى ومؤيدى الذى هو معى فى كل حينى"

جو کچھ مَیں نے کہا ہے وہ میرے رب کی طرف سے ہے جو میرا رفیق ہے اور ایسا مؤیّد ہے جو ہر وقت میرے ساتھ ہے۔

حال ہی میں ایک کتاب نظر پڑی جو مولوی جان محمد صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل منشی فاضل و مولوی فاضل سابق عربی و فارسی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول فیروز پور نے اصلی عربی بول چال مکمل کلاں مع گرائمر اینڈ ٹرانسلیشن کے نام سے تصنیف کی ہے۔ یہ کتاب منشی عزیز الدین پبلشرز و تاجران کتب کشمیری بازار لاہور نے شائع کی ہے۔ اس کتاب کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ ؎ یا عین فیض اللہ والعرفان نقل کیا گیا ہے مگر اس میں قطعاً یہ تحریر نہیں کیا گیا کہ یہ قصیدہ حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ کا ہے بلکہ اس قصیدہ میں وہ اشعار جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا ذکر آتا ہے ان کو عمداً چھوڑ دیا گیا ہے۔ چنانچہ ؎

قد مات عیسٰی مطرقا ونبینا حیٌّ وربی انہ ورّانی

فاعلم بان العیش لیس بثابت بل مات عیسٰی مثل عبدٍ فانٍ

حذف کر دئے گئے ہیں۔

وہ لوگ جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ پر الزام لگاتے ہیں کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ ہتک کی ہے انہیں ضرور یہ قصیدہ پڑھنا چاہیئے۔ اس قصیدہ کا سرقہ اس امر کا عملی اعتراف ہے کہ بانیٔ احمدیت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے نیز یہ کہ عربی زبان میں آپ کی لیاقت نہایت اعلےٰ درجہ کی تھی۔ والفضل ما شھدت بہ الاعداء۔

دعائے مغفرت:۔ میری عزیزہ بچی عزیزی شمیم اختر رُوبی جو کہ ٹانڈہ ضلع گجرات میں ہیلتھ وزٹر تھی ۱۲ یوم بیمار رہ کر مؤرخہ ۶۶/۷/۵ کو ½۱۰ بجے شب قضاءِ الٰہی سے فوت ہو گئی ہے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

عزیزہ بہت نیک بچی تھی۔ احباب مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(غمزدہ محمد حسین۔ ڈوپل آف حسین سنز کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ۔ ریلوے روڈ۔ گجرات)

ملائیشیا میں تبلیغ اسلام

ملاقاتیں اور اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی انچارج احمدیہ مشن ملائیشیا)

ملاقاتیں

۱۔ ملک کے ذی حیثیت۔ سیاسی لیڈر، حکومت کے عہدیدار اور تعلیمی اداروں میں کام کرنے والے اساتذہ تعلیمی آفیسر اور مذہبی لیڈروں سے ملاقاتیں کی گئیں۔ نہایت دوستانہ ماحول میں گفتگو ہوئی۔ حسب ضرورت لٹریچر بھی مہیا کیا گیا۔

مسٹر غنی گیلان۔ ملک کی سیاسی پارٹی ۔۔۔۔ کے لیڈر ہیں۔ ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی۔ یہ کسی دین کے قائل نہیں ہیں ان کے بعض عزیز خدا کے فضل و کرم سے احمدی ہیں۔ اور بعض عزیز از جماعت مسلمانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسٹر گیلان سنجیدہ نوجوان ہیں۔ انہیں ایک عرصہ سے تبلیغ ہو رہی ہے۔ اب اسلام کے مطالعہ میں وہ دلچسپی لیتے ہیں۔ اسلام سے متعلق لٹریچر انہیں مطالعہ کے لئے دیا گیا ہے جس کا وہ مطالعہ کر رہے ہیں۔

انہیں بتلایا گیا کہ اسلامی نقطۂ نظر سے آپ اپنے ملک اور قوم کی راہنمائی بہتر اور مفید رنگ میں کس طرح کر سکتے ہیں۔ اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوں گے۔ آپ دنیا کے بہت سے ممالک کا سیاسی حیثیت سے دورہ کر چکے ہیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم ان کے سینہ کو حق قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ آمین۔

سر ہنڈرسن۔ ڈی۔ او رڈسٹرکٹ آفیسر رناؤ یہ صاحب نوجوان ہیں اور سلجھی ہوئی طبیعت کے مالک ہیں مذہباً عیسائی اور کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور موجودہ عیسائی عقائد پر دوستانہ رنگ میں گفتگو کی۔ بالآخر اسلام کے مطالعہ کے پیش نظر لٹریچر پیش کیا جسے انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے قبول کیا اور مطالعہ کا وعدہ کیا۔

رناؤ کیتھولک مشن کے انگریز پادری اسسٹنٹ انچارج سے ملاقات ہوئی۔ انہیں بھی اسلام کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا

کنٹگاؤ میں ایجوکیشن آفیسر اور ڈی۔ او سے ملاقات کی۔ اوّل الذکر صاحب ایجوکیشن آفیسر سے حکومت کی تعلیمی پالیسی پر گفتگو ہوئی انہیں توجہ دلائی کہ اب جب ملک آزاد ہے اور مسلمانوں کو حکومت میں ایک نمایاں حیثیت بھی حاصل ہے تو کیوں اسلامی نقطۂ نگاہ کے مطابق تعلیم کا انتظام نہیں کیا جاتا جس سے معاشرہ کی خرابیوں کا تدارک ہو۔

میری اس بات کے وزن کو انہوں نے تسلیم کیا لیکن حکومت کی پالیسی کے باعث اپنی بے بسی کا اظہار کیا۔ مذکورہ بالا احباب کے علاوہ ریلوے کے بعض حکام۔ سکولز کے ٹیچرز۔ طلباء اور تجار سے بھی ملاقات کی اور اسلام کی خوبیاں ان کے سامنے بیان کیں۔ دیگر مذاہب کی تعلیمات عقائد سے مقابلہ کر کے اسلام کے ٹھوس اور مفید اصولوں کو ان کے سامنے رکھا۔

خاص طور پر کالج اور سکولز کے طلباء سے ہوسٹل اور دیگر جگہوں پر انفرادی اور اجتماعی صورت میں ملاقات کر کے مناسب رنگ میں سمجھایا گیا کہ وہ ان تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض اور اس کے حصول کو جہاں پیش نظر رکھیں، وہاں اپنی پیدائش کی غرض اور اپنے پیدا کرنے والے رب اور مالک حقیقی کو نہ بھولیں دوسری زندگی کے بہتر بنانے کے لئے صحیح اور حقیقی دین کی تلاش کریں اور اس کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی ڈھالیں ــــ نوجوان طلباء نے دلچسپی سے میری باتوں کو سنا۔ سوالات کئے اور تسلی بخش جوابات پر خوشی کا اظہار کیا۔ امریکن پیس کور کے تحت کام کرنے والے بعض افراد سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ ان میں قابل ذکر امریکن مرد ہیں (مسٹر ڈیوڈ) جو سراؤکے کسی اسکول میں ٹیچر ہیں کنیا بالو پہاڑ کی سیر کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان سے عیسائی عقائد پر بحث ہوئی۔ اسلام۔ اسلامی تہذیب و تمدن۔ تعلیمات پر متعدد سوالات انہوں نے کئے جن کے انہیں تسلی بخش جوابات دئے گئے۔

اسی طرح کنٹگاؤ پرائمری سکول میں تعلیم دینے والی امریکن خاتون سے ملاقات ہوئی اور ان سے بھی عیسائیت اور اسلام کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے از خود ہی عیسائی تعلیمات سے بیزاری کا اظہار کیا۔

تبلیغی دورہ

ملک کے اندرون حصہ میں سینکڑوں میل کا سفر کیا۔ جنگلی بعض دشوار گذار راستوں کو طے کر کے مختلف طبقات کے لوگوں تک پہنچ کر انہیں پیغام حق پہنچایا گیا دوران سفر مسافروں سے مختلف دینی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ اسلام کی خوبیاں ان پر تین کی گئیں۔ باطل عقائد کا از روئے عقل و نقل بطلان پیش کیا گیا۔ درجنوں لوگوں نے ایسی بحث کو سنا اور فائدہ اٹھایا۔

۴۔ عید میلاد النبیؐ کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر مضمون تیار کر کے اخبار کو برائے اشاعت دیا گیا۔

بیعت۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چار مختلف مقامات کی ۔۔ نے حق قبول کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں۔

تعلیم و تربیت

جن جن مقامات پر جماعتوں میں قیام کرتے اور احباب جماعت سے ملنے کا موقعہ ملا۔ وہاں قیام کر کے تربیتی اور تعلیمی پہلوؤں کو ملحوظ رکھا گیا۔ دینی مسائل سمجھائے گئے۔ بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی گئی اپنے اپنے ماحول میں تبلیغی فرائض کے ادا کرنے کی تلقین کی گئی۔

سوالات کے جوابات دئے گئے۔ اور بعض مسائل سمجھائے گئے۔

مشن ہاؤس میں بھی جماعت اور غیر از جماعت دوست ملاقات اور دینی معلومات کے حاصل کرنے کے لئے آتے رہے۔

آخر میں قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

اے جواں حق کا علمبردار بن

اے جواں حق کا علمبردار بن
خاکِ پائے احمدِ مختار بن

جادۂ اسلام پر رہ گامزن
مہدیِ دوراں کا پیرو کار بن

گلشنِ احمدؐ کا اِک غنچہ ہے تو
نازشِ ہر بزم ہر گلزار بن

حق تعالے کی صفات و خُلق کا
تو ہمیشہ آئینہ بردار بن

اُسوۂ ختم الرّسل کر اختیار
اُن کے فیض و نُور کا حقدار بن

اہلِ صدق و اتقا سے لو لگا
خوش خصال و خوش بیاں خوددار بن

دشمنِ دینِ محمدؐ کے لئے
اِک برہنہ تیغِ جوہردار بن

بے نواؤں بے کسوں کا ساتھ دے
غمزدوں کا ہمدم و غمخوار بن

ہے تجھے گر رحمتِ حق کی طلب
ساقیِ کوثر کا تو مے خوار بن

کر حمایت مفلس و مظلوم کی
اور ظالم کے لئے تلوار بن

دردمندوں غم نصیبوں کیلئے
تو سراپا عفو و مہر اور پیار بن

سستی و غفلت سے یکسر دور رہ
چست و بیدار و سبک رفتار بن

عیب جوئی شیوۂ مومن نہیں
چشم پوش و مظہرِ ستار بن

اپنی قسمت زورِ بازو سے بنا
اور کسی پر بھی نہ اصلاً بار بن

وقف کر دے زندگی دیں کیلئے
راہِ حق میں سر کٹا سردار بن

"صحبتِ صالح ترا صالح کند"
صالحین و اتقیا کا یار بن

محمد صدیق امرتسری

جماعت احمدیہ چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) کا جلسہ سیرت النبی

زیر اہتمام انجمن احمدیہ چٹاگانگ بروز ہفتہ مورخہ ۲ر جولائی کو جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم تزک و احتشام سے منایا گیا۔ یہ جلسہ بعد از نماز مغرب منعقد ہوا۔ مسجد اور اسکے ملحقہ علاقے کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور رنگا رنگ کے بجلی کے قمقموں سے چراغاں بھی کیا گیا تھا۔ اطفال نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی مشہور نظم علیک الصلوٰۃ وعلیک السلام بطرز کورس نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ اسکے بعد مقامی مربی جناب مولوی محمد سلیم اللہ صاحب نے اپنی مشہور بنگلہ نظم اپنے مخصوص لہجے میں سنائی۔ جس سے سامعین نہایت محظوظ ہوئے شمس العالم صاحب نے مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" کا بنگلہ ترجمہ سنایا اور پھر کرنل غلام محمد اقبال صاحب نے یہی نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" اردو میں خوش الحانی سے پڑھکر سنائی اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلی تقریر جناب عبدالرحیم یونس صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت" آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات سے بہت سے اقتباسات پیش کئے۔

اس کے بعد مولوی سلیم اللہ صاحب مقامی مربی نے بنگلہ میں پروفیسر مصلح الدین خادم نے اردو میں اور آخر میں مکرم جناب غلام اعظم خان صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چٹاگانگ نے بنگلہ میں سیرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ جس میں اخلاق فاضلہ۔ اللہ تعالیٰ پر توکل۔ دشمنوں سے حسن سلوک۔ عورتوں پر احسانات وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی۔ آخر میں صدر صاحب نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اسکے بعد مقامی مربی مولوی سلیم اللہ صاحب نے دعا کرائی اور دس بجے شب یہ کارروائی بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔ مقامی ریڈیو اور پریس نے جلسہ کے انعقاد کے بارے میں نمایاں طور پر خبریں شائع کیں۔

آج کل یہاں سخت بارش ہو رہی ہے اور جلسہ شروع ہونے سے قبل چاروں طرف بادل گھرے ہوئے تھے۔ اس لئے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائی گئی تھیں اس میں خاص طور پر دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ بارش کو روکے تاکہ ہم لوگ جلسہ خوش اسلوبی سے کر سکیں۔ سو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوتے ہی مطلع بالکل صاف ہو گیا اور چاند نکل آیا اور جلسہ کی اختتامی دعا تک بالکل بارش نہیں ہوئی اور لوگوں نے بھی دلی توجہ سے جلسہ کی کارروائی کو سنا اور پھر جلسہ ختم ہونے کے بعد بوندا باندی شروع ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔

بہت سی مستورات نے بھی اس میں شرکت کی لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کے نیک نتائج پیدا کرے۔

جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ
چٹاگانگ

ولادت

۱۔ میرے چھوٹے بھائی عبدالحمید صاحب بٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰ر جون ۶۶ء کو اپنے فضل سے لڑکا عطا کیا جس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔ دوستوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بناوے آمین۔

خاکسار سعید احمد بٹ
صدر جماعت احمدیہ نانوالی ۲۳/گ ب
خاص ضلع لائل پور

۲۔ میرے بھائی جان چوہدری محمد سلطان اختر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۹ر جولائی ۱۹۶۶ء بروز جمعرات پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار ۵۰ جنوبی سرگودھا کا پوتا اور چوہدری حاتم علی صاحب ۸۰ جنوبی سرگودھا کا نواسہ ہے۔ حضور نے بچے کا نام "محمود احمد" تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ صالح اور خادم دین بنا کر ملک و ملت کے لئے فائدہ مند بنائے۔ آمین اللہم آمین۔

امۃ القدوس فرحت
بنت چوہدری ہدایت اللہ صاحب ربوہ

درخواست دعا

میرے والد محترم عبدالمالک صاحب معدہ اور پتہ کی درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبدالحی خان ۳۰ عبدالکریم روڈ لاہور

دعائے مغفرت

مکرم بابو عبدالکریم صاحب کی رفیقہ حیات غلام فاطمہ صاحبہ تیرہ سال کی لمبی علالت کے بعد یکم جولائی ۱۹۶۶ء بروز جمعہ بوقت ۸½ بجے شام اپنے لڑکے عزیز عبدالباسط کے ہاں بمقام لاہور اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میت کو بذریعہ لاری سیالکوٹ لایا گیا اور دوسرے روز نماز جنازہ میرے والد محترم بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے پڑھائی اور میت کو قبرستان در قصبہ شاہ مونگا ولی ضلع سیالکوٹ میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین کے بعد بھی محترم بابو قاسم الدین صاحب نے دعا فرمائی۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں اور ہر دلعزیز تھیں۔ مکرم بابو عبدالکریم صاحب نے اپنی اہلیہ کی خدمت کرنے میں پورا حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت قبول کرے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ مرحومہ نے اپنی یادگار دو لڑکے عزیز عبدالباسط اور عزیز عبدالحمید چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو

(شریف احمد۔ دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ)

داڑھی رکھنا شعائر اسلام میں سے ہے

وصیت ایک مقدس عہد ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت سے ظاہر ہے اس لئے ہر موصی کا فرض ہے کہ وہ اس عہد کو اس کے تمام ضروری لوازمات کے ساتھ نباہنے کی کوشش کرے۔ اور تقویٰ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں پر گامزن رہے۔ اس وقت مدنظر صرف یہ بات ہے کہ بعض موصی احباب داڑھی نہیں رکھتے یا ایسی رکھتے ہیں کہ وہ منڈھی ہوئی کے برابر معلوم ہوتی ہے اس بارہ میں احباب کی توجہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ارشاد کی طرف مبذول کرا دینا کافی سمجھتا ہوں۔ جو یہ ہے۔

"میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے۔ کہ کوئی شخص ظاہر طور پر کسی حکم شریعت کو توڑتا تو نہیں؟ ظاہر کی شرط اس لئے کہ دل کا حال خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

میرے نزدیک جو داڑھی بھی منڈواتا ہے اس کی بھی وصیت جائز نہیں کیونکہ شعائر اسلام کی ہتک کرنے والا ہے"

(اخبار الفضل مجریہ ۸ر دسمبر ۱۹۱۹ء)

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی اپنی جماعت کے موصیوں کا جائزہ لیں اور جو موصی احباب داڑھی نہیں رکھتے یا ایسی باریک رکھتے ہیں جو نہ ہونے کے برابر دکھائی دیتی ہے۔ ان کو داڑھی رکھنے کی تلقین کریں۔ تاکہ وہ پوری طرح داڑھی رکھ لیں اور اگر پھر بھی نہ رکھیں تو دفتر ھذا کو رپورٹ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان دارالقضاء

میں چوہدری ظفر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ آر۔ او ۱۰۲ ڈی ایسپلینیڈ کالونی لائلپور نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ طالعہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری صفدر علی صاحب موصیہ مورخہ ۶ر اکتوبر ۶۵ء کو فوت ہو گئی تھیں۔ مرحومہ کی وصیت ادا شدہ ہے۔ ان کی ایک امانتی رقم مبلغ ۵۰۰/۷۵ روپے کھاتہ تحریک جدید ربوہ میں جمع ہے۔ مرحومہ کے مندرجہ ذیل ورثاء ہیں (۱) چوہدری ناصر احمد صاحب بریگیڈیئر بمقام چارسدہ ضلع پشاور (۲) چوہدری ظفر احمد سائل (۳) چوہدری سیف اللہ صاحب سیفی چوہدری شاہ نواز لمیٹڈ ڈھاکہ پسران مرحومہ (۴) محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ میجر غلام احمد صاحب ۱۰۔ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور) ان کے علاوہ محترمہ مرحومہ کا اور کوئی شرعی وارث نہیں ہے۔ ان جملہ ورثاء نے اس امانتی رقم کی وصولی کے لئے مجھے مختار مقرر کیا ہے۔ اس درخواست پر ان تمام ورثاء مذکورہ بالا کے دستخط اور نشان انگوٹھہ ثبت کئے گئے ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تین یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر!

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

گولبازار ربوہ

سے حاصل کریں (مینیجر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• لاہور ۱۴ جولائی : امریکہ کے وزیر زراعت مسٹر اورول فری مین نے کہا ہے کہ پاکستان زرعی میدان میں خود کفیل ہونے کے لئے جو کوشش کر رہا ہے۔ امریکہ اس میں مدد دیتا رہے گا۔ وہ اپنے تین روزہ دورۂ پاکستان کے اختتام پر لاہور کے ہوائی اڈہ پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کو آئندہ امریکی اناج کی ترسیل شروع ہو جائے گی۔

مسٹر فری مین نے کہا کہ پاکستان نے دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں زرعی پیداوار میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اسے شاندار ترقی کہا جا سکتا ہے۔ یہ اچھی اندار ہے کہ پاکستان بڑے بڑے منصوبوں پر کامیابی سے عمل کر کے ترقی پذیر ممالک کے لئے اچھی مثال بن رہا ہے۔ امریکی وزیر زراعت نے اس توقع کا اظہار کیا کہ تیسرے پنج سالہ منصوبہ کے دوران زرعی شعبہ میں پاکستان زبردست کامیابیاں حاصل کرے گا۔ اور اس شعبہ میں خود کفیل ہو جائے گا انہوں نے کہا کہ کھیتی باڑی کے جدید طریقے استعمال کر کے اور کاشتکاروں کو مناسب معاوضہ ادا کر کے یہ کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

• ٹوکیو ۱۸ جولائی۔ چین کے وزیر خارجہ مارشل چن ژی نے ویت نام میں امن کے لئے بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی کی تجاویز کی سخت مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ان تجاویز سے شمالی ویت نام کے خلاف امریکہ اور روس اور بھارت کی زبردست باہمی سازش کا انکشاف ہوا ہے مارشل چن ژی کل پیکنگ میں چین اور نیپال کو ایسی دوستی اور تعاون کے معاہدے کی پانچویں سالگرہ پر ایک استقبالیہ سے خطاب کر رہے تھے چینی وزیر خارجہ نے کہا کہ مصالحت کے لئے بھارتی کوششوں کا مقصد صرف یہ ہے کہ امریکہ کو ویٹ نام پر طاقت کے زور سے قبضہ برقرار رکھنے میں مدد دی جائے اور ویٹ نام میں ہمیشہ کے لئے پھوٹ ڈال دی جائے۔

مارشل چن ژی نے کہا کہ مسز اندرا گاندھی کی سات نکاتی تجویز معاہدہ جنیوا کے منافی ہے کیونکہ اس میں نہ تو ویت نام میں امریکی جارحیت کو فوراً بند کرنے کی سفارش نہیں کی گئی اور جنوبی ویٹ نام سے امریکی فوجوں کے انخلا کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہنوئی اور ہائی فونگ پر بمباری سے ویت نام کی جنگ خوفناک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ اور تمام دنیا میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔

• راولپنڈی ۱۴ جولائی۔ بھارت کے ہفت روزہ بلٹز نے لکھا ہے کہ پاکستان اور بھارت میں تنازعہ کشمیر بدستور موجود ہے کیونکہ بھارت نے اقوام متحدہ سے اس بارے میں جو شکایت کی تھی اس کا ابھی تک آخری فیصلہ نہیں ہوا۔ ہفت روزہ بلٹز کے حالیہ شمارہ میں ایک مقالہ شائع ہوا ہے جس میں یہ بات کہی گئی ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ بھارتی حکومت اس بات سے انکار نہیں کر سکتی کہ کشمیری عوام میں ایک ایسا طبقہ بھی موجود ہے جو کشمیر کے بھارت سے الحاق کو تسلیم نہیں کرتا۔ یہ طبقہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی ہمیشہ حمایت کرتا رہا ہے۔

• ہیوسٹن ۱۴ جولائی۔ ایک مقامی ہسپتال میں ڈاکٹروں نے ایک شخص کا کامیابی سے اپریشن کیا اور اس کے بندر کا گردہ لگا دیا۔ یہ شخص ایک ماہ تک زندہ رہا لیکن ایک ماہ کے بعد دل کا دورہ پڑنے سے مر گیا۔

• نیو یارک ۱۴ جولائی۔ روس نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ ویٹ نام سے امریکی فوجیں کو واپس بلایا جائے اور ویٹ نام کے اندرونی معاملات میں مداخلت ختم کرائی جائے۔ کیونکہ ان اقدامات کے بغیر ویت نام میں امن کا قیام ممکن نہیں ہے روس نے اس بارے میں سلامتی کونسل کے صدر کے نام ایک خط لکھا ہے، جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔

سلامتی کونسل میں روس کے مندوب مسٹر نکولائی ٹی فیڈرنکوف نے اس بات پر زور دیا ہے کہ امریکی فوجوں کو ہر حالت میں ویٹ نام چھوڑ دینا چاہیئے۔ انھوں نے کونسل میں امریکی مندوب مسٹر گولڈ برگ ۳۰ رجون کے خط کے موقف کو ماننے سے انکار کر دیا ہے مسٹر گولڈ برگ نے خط سلامتی کونسل کے نام لکھا تھا جس میں انہوں نے ہنوئی اور ہائی فونگ کے تیل کے ڈپوؤں پر امریکی بمباری کی وجوہات بتائی تھیں۔

• راولپنڈی ۱۴ جولائی کشمیری شہدا کو نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے کل سارے آزاد کشمیر اور پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں یوم شہداء عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔ سارے ملک میں اور آزاد کشمیر میں جلسے ہوئے اور جلوس نکالے گئے۔ کشمیر کے شہدا کو ثواب پہنچانے اور بھارتی تسلط سے کشمیری عوام کی نجات کے لئے مساجد میں خاص دعائیں مانگی گئیں۔

یوم شہدا ان جانبازوں کی یاد میں منایا گیا ہے جنہوں نے آج سے ۳۵ سال پہلے سری نگر میں ڈوگرہ راج کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا۔ اس موقعہ پر ۱۹۴۷ء کی جنگ آزادی اور ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں شہید ہونے والوں کو بھی خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

• لاہور ۱۴ جولائی۔ عدالت عالیہ مغربی پاکستان کے ایک فل بنچ نے ۱۲ سیاسی نظربندوں کی رٹ درخواستیں مسترد کر دی ہیں ان لوگوں کو اعلان تاشقند کے بعد اس سال کے اوائل میں ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کیا گیا تھا فل بنچ مسٹر جسٹس ایس اے محمود۔ مسٹر جسٹس جمیل اصغر اور مسٹر جسٹس شوکت علی پر مشتمل تھا۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے دفاتر کے لئے جگہیں مطلوب ہیں

لاہور میں اکبری منڈی کے نزدیک سرکلر روڈ پر ایک سب آفس اور نیلہ گنبد ایریا میں ایک سب آفس کھولنے کے سلسلے میں دو عمارتوں کی ضرورت ہے

ہر سب آفس میں کم از کم دو کمرے ہوں جن میں سے ایک کمرہ تقریباً ۱۵'×۱۵' آفس اور اکومنٹ کے لئے ہو اور دوسرا کمرہ چھ سو مربع فٹ سے زیادہ گودام کے طور پر استعمال کے لئے ہو۔ بصورت دیگر تین ایسے کمرے بھی قابل قبول ہوں گے جن کا رقبہ ۸۲۵ مربع فٹ سے کم نہ ہو مسقف جگہ اس کے علاوہ دفاتر کے سامنے سامان لانے یا لے جانے والے ٹرکوں کے کھڑے ہونے اور سامان کے رکھ رکھاؤ کے لئے کافی کھلی جگہ ہونی چاہیئے۔ علاوہ ازیں اس عمارت میں ایک اور کمرہ تقریباً ۱۲'×۱۴' معہ ٹائیلٹ روم بھی درکار ہو گا۔

جملہ پیشکش کنندگان سے التماس ہے کہ وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے دفتر میں کسی یوم کار کو ۹ بجے صبح سے لے کر ایک بجے دوپہر تک ڈویژنل کمرشل آفیسر سے رابطہ پیدا کریں۔

IAF (7) 1732

بواسیر

خونی ہو یا بادی

پائلز کیور کی چار طاقتور خوراکوں سے انشاء اللہ جڑ سے غائب قیمت مکمل کورس -/۱۰ روپے پہلی دو آزمائشی خوراکیں تین روپے خرچ ڈاک ڈیڑھ روپیہ

عبدالرشید منیجر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے۔ قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

نجات کا اصل باعث فضلِ الٰہی ہوتا ہے!

فضلِ الٰہی کو جذب کرنے کا ذریعہ اطاعتِ الٰہی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا (بقرہ آیت ۱۳۶) کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:-

فرماتا ہے یہود کہتے ہیں کہ یہودی بننے میں نجات ہے۔ اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسائی بننے میں نجات ہے مگر دونوں کی بات غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ نہ یہودی کہلانے سے کام بنے گا نہ نصرانی کہلانے سے بلکہ ابراہیمی ملت کی پیروی کرنے سے نجات ہوگی۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ ابراہیمی کہلانے سے نجات ہوگی کیونکہ یہ پھر ویسی ہی بات ہو جاتی جیسی انہوں نے کہی تھی اس لئے فرمایا کہ ہدایت حاصل کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ انسان ہدایت کا راستہ اختیار کرے یہی طریق ابراہیمؑ کا تھا۔ جو ہر وقت خدا تعالیٰ کے حکموں کی طرف کان لگائے رکھتا تھا محض یہودی یا عیسائی کہلانے سے کچھ نہیں بن سکتا۔

اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر مذاہب پائے جاتے ہیں ان سب کے پیروؤں میں اپنے تنزل کے زمانہ میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ شاید اسی مذہب میں شامل ہو کر نجات میسر آ سکتی ہے۔ لیکن یہ ایک غلط خیال ہے نجات کا اصل باعث فضلِ الٰہی ہوتا ہے اور فضلِ الٰہی کو جذب کرنے کا ذریعہ اطاعتِ الٰہی ہے۔ پس جب تک کسی سچے مذہب میں شامل ہو کر اطاعتِ الٰہی ہو اس وقت تک تو اس میں نجات کا امکان ہے۔ لیکن جب اطاعت نہ ہوتی ہو تو کوئی نجات نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں یہود اور نصاریٰ کو جو زور دیتے ہیں کہ ہدایت پانا چاہو تو ہمارے مذہب میں داخل ہو جاؤ۔ پھر ڈانٹا ہے کہ کیا کسی مذہب کا نام لینے سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ نجات حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ ملتِ ابراہیم کی اتباع کی جائے اور ابراہیمؑ کا طریق یہ تھا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم بھی ملا انہوں نے اس کو قبول کر لیا۔ یہی دینِ ابراہیمؑ ہے اور اسی کی پیروی ہر اس قوم پر فرض ہے جو ابراہیمؑ کی بزرگی کی قائل ہے۔ حنیف کے معنے جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے ایسے شخص کے ہیں جو ضلالت سے مونہہ موڑ کر ہدایت اور راستی کی طرف جھکا ہوا ہو۔ اسی طرح حنیف اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو اسلام کا کلّی طور پر دالہ و شیدا ہو اور اس کی طرف اپنی تمام توجہات کو مرکوز رکھتا ہو اور ابوالقلابہ نے جو ایک بہت بڑے مفسر اور تابعین میں سے ہیں حنیف کے معنے ایسے شخص کے کئے ہیں جو آدم سے آخر تک تمام انبیاء پر ایمان لائے اور کسی ایک کا بھی انکار نہ کرے۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حنیف قرار دے کر بتایا گیا ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کی عبادت اور فرمانبرداری کے لحاظ سے ایک ایسے مقام پر فائز تھے کہ ضلالت کی طرف ایک معمولی میلان بھی ان کے تصورات سے بالا تھا اور خدا تعالیٰ کے احکام کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری ان کا شیوہ تھا۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۰۶، صفحہ ۲۰۹)

درخواستِ دعا

میری پھوپھی جان لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ بیگم چوہدری محمد تقی صاحب بی اے بی ٹی پنشنر کو اچانک دل کا دورہ ہو گیا ہے۔

بغرض علاج لاہور لے جایا گیا ہے کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعا کی درخواست ہے۔

طارق محمود ظہور
سیالکوٹ شاپ غلہ منڈی ربوہ

وقفِ عارضی کے متعلق ایک اور مبشر خواب

مکرم رکن مظفر احمد صاحب لاہور جو اپنا عرصۂ وقف خانیوال میں بخیریت گزار کر لاہور واپس پہنچ چکے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"میرے پیارے آقا کس طرح بیان کروں کہ یہ تحریک مبارک ہے۔ یہ یقین ہوں کہ یہ الٰہی تحریک ہے جو حضور پُر نور کے ذریعہ جاری ہوئی۔

اور باتوں کے علاوہ آج میں اس تحریک کے مبارک ہونے کی ایک خوشخبری حضور پُر نور کے پیش کر رہا ہوں۔ اور وہ میری بیگم صاحبہ کی ایک مبشر خواب ہے۔ میں جب خانیوال میں تھا اور میرے واپس ہونے میں ایک دو دن باقی تھے میری بیگم صاحبہ نے ایک خواب دیکھی۔ اس خواب میں معلوم ہوا کہ میں واپس آ گیا ہوں اور میرے ہاتھ میں نہایت اعلیٰ اور خوشنما سبز جھنڈا ہے جو کہ میں ہاتھ میں لئے ہوئے ہوں اور کوشش کر رہا ہوں کہ یہ جھنڈا میرے مکان میں داخل ہو جائے چنانچہ وہ داخل ہو جاتا ہے۔ گھر کے جملہ افراد بے حد مسرور اور خوش ہیں کہ اتنا اعلیٰ جھنڈا میں لے کر آیا ہوں۔

بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ اس جیسا سبز جھنڈا انہوں نے کبھی نہیں دیکھا اس پر خواب میں ہی میں کہتا ہوں کہ جھنڈا مجھے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے عطا کیا ہے جس پر تمام افراد مزید خوش ہوئے۔"

احباب جماعت کا فرض ہے کہ وقفِ عارضی میں شمولیت اختیار فرما کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا بہت بڑی سعادت اور حقیقی عمل صالح ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری
(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

امریکہ پاکستان کو مطلوبہ امداد فراہم کرے گا۔

امدادی ادارہ کے ارکان پاکستان کی ترقی کے معترف ہیں۔ ایم ایم احمد

لندن ۱۵ جولائی۔ پاکستان کے منصوبہ بندی کمیشن کے نائب صدر مسٹر ایم ایم احمد نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کو امداد دینے والے ادارے کے رکن کی حیثیت سے اس امداد میں پورا اور معمول کے مطابق حصہ لے گا۔ جو پاکستان کو ستمبر میں ملنے والی ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ کہنا درست نہیں کہ امدادی ادارے کے دوسرے ارکان نے ہمارے تیسرے پنج سالہ منصوبے کے لئے مدد دینے کا وعدہ کر لیا ہے اور امریکہ نے وعدہ نہیں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری ۵۵ کروڑ ڈالر کی مطلوبہ ضرورت میں امریکہ کتنی امداد دے گا اس کا صحیح علم۔ امدادی ملکوں کے اجلاس کے فوراً بعد یا امریکی کانگریس کے فیصلہ کے بعد ہو جائے گا۔

مسٹر احمد نے بتایا کہ اگر امدادی اداروں کے رکن ملکوں نے ستمبر سے قبل اپنی طرف سے علیحدہ علیحدہ مدد دینے کا اعلان کر دیا تو ہو سکتا ہے اس سال امدادی اجلاس بلانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

انہوں نے بتایا کہ امریکہ نے ہمارے دوسرے پنج سالہ منصوبے کے دوران ہماری زرمبادلہ کی کل ضرورت کا ۴۲ فیصد دیا تھا اور یہ باور نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ امریکہ ہمارے موجودہ منصوبے میں اسی شرح منصفانہ تناسب کو برقرار رکھے گا۔

مسٹر احمد نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ میں امدادی کلب کے تمام ارکان کو باور کرانے میں کامیاب ہو گیا ہوں کہ مشکلات کے باوجود ہماری معیشت مضبوط بنیادوں پر قائم ہے اور ہمیں جو رقم ملی ہے ہم نے اسے بہترین طریقہ سے صرف کیا ہے مزید براں ہمیں جن کاموں کے لئے مدد ملتی ہے ہم اسے ان کاموں کے علاوہ کسی دوسری جگہ استعمال نہیں کرتے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴